Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
جلد ۷۸/۴۳ بدھ: ۲۴۔شعبان ۱۴۱۳ھ، ۱۷۔تبلیغ ۱۳۷۲ ہش، ۱۷۔فروری ۱۹۹۳ء نمبر ۴۱

درخواست دعا

مکرم چوہدری محمد انور حسین صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع شیخوپورہ بیمار ہیں۔ کمزوری کا سخت غلبہ ہے۔ چہرہ متورم ہے اور نقاہت کی وجہ سے آواز بھی بہت دھیمی پڑ گئی ہے۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ محترم چوہدری صاحب کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے دردِ دل سے دعا کریں۔

ارشادات حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

"دنیا میں اس زمانہ میں نفاق بہت بڑھ گیا ہے۔ بہت کم ہیں جو اخلاص رکھتے ہیں۔ اخلاص اور محبت شعبۂ ایمان ہے۔ آپ کو خدا آپ کی محبت اور اخلاص کا اجر دے۔ اور تقویت عطا کرے۔ اخلاقِ فاضلہ اسی کا نام ہے۔ بغیر کسی عوض معاوضہ کے خیال سے نوعِ انسان سے نیکی کی جاوے۔ اسی کا نام انسانیت ہے۔ ادنیٰ صفت انسان کی یہ ہے کہ بدی کا مقابلہ کرنے یا بدی سے درگذر کرنے کی بجائے بدی کرنے والے کے ساتھ نیکی کی جاوے یہ صفت انبیاء کی ہے اور پھر انبیاء کی صحبت میں رہنے والے لوگوں کی ہے۔"

(ملفوظات جلد پنجم صـ ۵۷۱)

دعا کرتے رہو کہ ہمارے رب تو ہمیں اپنی حفاظت میں لے لے

اقتباس از خطبہ فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث

ہمیں حکم ہے کہ اپنے رب کی طرف جھکو۔ اس سے یہ التجا کرو کہ تیری ربوبیت تامہ سے ہم کامل فیض حاصل نہیں کر سکتے جب تک تیری حفاظت میں نہ آجائیں جب تک کہ تیری نصرت اور تیری مدد ہمارے شامل حال نہ رہے۔ جب تک کہ تو ہمیں اپنی رحمت سے نہ نوازتا رہے حفاظت کے معنی ہیں ضائع ہونے سے بچانا اور اللہ تعالیٰ بڑی وضاحت سے (کلام پاک) میں فرماتا ہے کہ ہر چیز کو ضائع ہونے سے بچانے کا کام خود اللہ تعالیٰ کرتا ہے اور اپنی ربوبیت تامہ کو انسان کے لئے کمال تک پہنچانے کی خاطر اسے اپنی حفاظت میں لے لیتا ہے اور جب تک وہ خدا تعالیٰ کی اس حفاظت میں نہ آجائے اس وقت تک ہر وقت ضائع ہونے کا خوف رہتا ہے مثلاً ہمارا صدقہ و خیرات ہے اگر انسان اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں ہو تو منّ و اذیٰ سے بچتے ہوئے صدقہ و خیرات کی حفاظت ہو جاتی ہے اگر تمہاری (عبادتیں) ریاء سے پاک نہ ہوں تو ان کی حفاظت نہیں ہو سکتی۔ جب تک انسان کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ توفیق نہ ملے کہ وہ ریا اور نمائش سے بچتا رہے اس وقت تک اس کی ظاہر عبادتیں (۔) اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں نہیں ہوتیں۔

غرض اللہ تعالیٰ ہی کی ذات ہے جو ربوبیت تامہ کی خاطر اور ہر انسان کو اس کی استعداد کے مطابق اس کے کمال تک پہنچانے کیلئے اپنی حفاظت میں لے لیتی ہے۔ اور جس وقت اللہ تعالیٰ انسان کو اپنی حفاظت میں لے لیتا ہے۔ اسی وقت اس کے لئے یہ ممکن ہوتا ہے کہ وہ اپنے روحانی اور جسمانی کمالوں تک پہنچے انسان کی حفاظت کے لئے یہ ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کا ممد و معاون ہو۔ اسی لئے فرمایا کہ تم یہ دعا کرو کہ اے ہمارے رب تو ہمیں اپنی حفاظت میں لے لے (اور ریا در رکھو) کہ اطاعت میں ہی سب حفاظتیں ہیں) اور تیری حفاظت میں وہی آسکتا ہے جسے تیری مدد اور نصرت مل جائے کیونکہ تیری مدد اور نصرت کے بغیر ایسے سامان پیدا نہیں ہو سکتے کہ انسان کو تیری حفاظت حاصل ہو اور تیری مدد اور نصرت کوئی انسان اپنے زور سے لے نہیں سکتا۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ تو اس کی طرف رجوع برحمت ہو تو اسے اپنی رحمتوں سے نوازے۔

غرض اس دعا میں اللہ تعالیٰ نے توحید کا سبق دیا اور ربوبیت تامہ کی طرف ہمیں متوجہ کیا اور ہمیں بتایا کہ تمام اشیاء (مخلوق) مضرت اسی وقت پہنچاتی ہیں۔ جب اللہ تعالیٰ کا اذن مضرت پہنچانے کا ہو اور تمام نفع مند چیزوں سے انسان صرف اس وقت نفع حاصل کر سکتا ہے جب اللہ تعالیٰ کا بھی یہ منشاء ہو کہ وہ ان سے نفع حاصل کرے۔ اس لئے خدا سے یہ دعا کرو کہ اے ہمارے رب مضرتوں سے ہماری حفاظت کر۔ نفع ہمیں پہنچا۔ ہماری نصرت اور مدد کو آ اور ہمیں اپنی رحمتوں سے نواز۔

(از خطبہ فرمودہ ۴ اکتوبر ۱۹۶۸ء)

اعلان نکاح

مکرم آغا سیف اللہ صاحب ناظم دار القضاء اطلاع دیتے ہیں:۔

مکرم طارق احمد ظفر صاحب بلوچ حال جرمنی ابن مکرم ناصر احمد صاحب بلوچ کا نکاح ہمراہ محترمہ راشدہ احمدہ بلوچ (حال جرمنی) بنت مکرم ماسٹر خان محمد صاحب بلوچ بعوض چار ہزار جرمن مارک مکرم مولانا دین محمد صاحب شاہد ایم اے مربی سلسلہ نے مورخہ سات فروری ۱۹۹۳ء کو بعد عصر "بلوچ ہاؤس" دار الصدر شرقی ربوہ میں پڑھایا۔

مکرم طارق احمد ظفر صاحب مکرم مولانا ظفر محمد صاحب ظفر سابق پروفیسر جامعہ احمدیہ کے پوتے ہیں اور عزیزہ محترمہ راشدہ احمدہ بلوچ صاحبہ حضرت میاں نور محمد صاحب رفیق حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی نواسی اور مکرم مولانا محمد صدیق صاحب امرتسری کی بھانجی ہیں۔ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے بہت ہی بابرکت کرے۔

سانحۂ ارتحال

مکرم مولانا غلام باری سیف لکھتے ہیں:

محترمہ زہرہ بی بی صاحبہ زوجہ چوہدری علی محمد صاحب ٹوکوٹ سندھ ۱۸۔جنوری ۱۹۹۳ء کو کراچی میں رحلت فرما گئیں۔ ان کی عمر اسّی سال سے متجاوز تھی۔ موصیہ تھیں۔ ان کا جنازہ ربوہ لایا گیا۔

انہوں نے اپنے پسماندگان میں تین لڑکے اور پانچ لڑکیاں چھوڑی ہیں۔

اللہ تعالیٰ ان کو اپنی جوارِ رحمت میں جگہ دے اور آپ کے پسماندگان کا حامی و ناصر ہو۔

انسانیت کو اس وقت انسان بننے کا پیغام دینے کی ضرورت ہے۔
(حضرت امام جماعت احمدیہ۔ الرابع)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ | پبلشر: آغا سیف اللہ ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ
مقامِ اشاعت دارالنصر غربی ۔ ربوہ | قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۷ ۔ تبلیغ ۱۳۷۲ ہش ۔ ۱۷ ۔ فروری ۱۹۹۳ء

مشعلِ راہ

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ ۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے فرماتے ہیں:

۱۔ جب تک خدا تعالیٰ کی طرف سے روشنی نہ ہو انسان کو یقین نہیں ملتا ۔ اس کی باتوں میں تناقص ہوگا۔

۲۔ تقویٰ کا مرحلہ بڑا مشکل ہے ۔ اُسے وہی طے کر سکتا ہے ۔ جو بالکل خدا تعالیٰ کی مرضی پر چلے ۔ جو وہ چاہے وہ کرے اپنی مرضی نہ کرے ۔ بناوٹ سے کوئی حاصل کرنا چاہے تو ہرگز نہ ہوگا۔

۳۔ تقویٰ کے معنی ہیں بدی کی باریک راہوں سے پرہیز کرنا ۔ مگر یاد رکھو نیکی اتنی نہیں ہے کہ ایک شخص کہے کہ مَیں نیک ہوں ۔ اس لئے کہ مَیں نے کسی کا مال نہیں لیا ۔ نقب زنی نہیں کی ۔ چوری نہیں کرتا ۔ بدنظری اور زنا نہیں کرتا ۔ ایسی نیکی عارف کے نزدیک ہنسی کے قابل ہے ۔

۴۔ اگر تم خدا کے ہو جاؤ گے تو یقیناً سمجھو کہ خدا تمہارا ہی ہے ۔ تم سوئے ہوئے ہو گے ۔ اور خدا تعالیٰ تمہارے لئے جاگے گا ۔ تم دشمن سے غافل ہوگے اور خدا اسے دیکھے گا ۔ اور اس کے منصوبے کو توڑے گا ۔ تم ابھی تک نہیں جانتے کہ تمہارے خدا میں کیا کیا قدرتیں ہیں ۔

۵۔ انسان کے اخلاق ہمیشہ دو رنگ میں ظاہر ہو سکتے ہیں ۔ یا ابتلاء کی حالت میں اور یا انعام کی حالت میں ۔ اگر ایک ہی پہلو ہو اور دوسرا نہ ہو تو پھر اخلاق کا پتہ نہیں مل سکتا ۔

۶۔ مذہب یہی ہے کہ انسان خوب غور کرے اور دیکھے اور عقل سے سوچے کہ وہ ہر آن خدا کا محتاج ہے ۔ اور اس کی طرف عجز سے انسان کی جان پر ، مال پر ، آبرو پر ، بڑے بڑے مصائب اور حملے ہوتے ہیں ۔ لیکن سوائے خدا کے اور کوئی نجات دینے والا نہیں ہوتا ۔

۷۔ تعجب ہے کہ انسان اس دنیا میں راحت اور آرام طلب کرتا ہے حالانکہ اس میں بڑی بڑی تلخیاں ہیں ۔ خویش و اقارب کو ترک کرنا ، دوستوں کا جُدا ہونا ، ہر ایک محبوب سے کنارہ کشی کرنا ۔ البتہ آرام کی صورت یہی ہے کہ خدا تعالیٰ کے ساتھ دل لگایا جائے ۔

۸۔ آخرت کی فکر کرو ۔ جو آخرت کی فکر کرے گا ۔ اللہ تعالیٰ دنیا میں اس پر رحم کرے گا ۔

خدا کے خوف سے سچ بات کہنا
غلط باتوں سے ہو جاؤ گے رُسوا
یہ ممکن ہے یہاں اچھا کہیں لوگ
مگر برباد ہو جائے گی عقبیٰ

ـــــ ابوالاقبال

کوئی منظر کوئی پس منظر نہ تھا
مَیں کسی بھی رنگ میں بہتر نہ تھا

ایک دیہاتی طبیعت کا تھا مَیں
مَیں تو شہرِ شعر کے اندر نہ تھا

مَیں ہُنر مندوں کے زُمرے میں نہیں
مَیں کسی ہمعصر کا ہمسر نہ تھا

تھی خبر چادر کی اور پاؤں کی بھی
اپنی مَیں اوقات سے باہر نہ تھا

ٹھیٹھ پنجابی لبوں پر تھی رواں
ریختہ کا کوئی دانشور نہ تھا

جال سوچوں کے بُنے مَیں نے مگر
مَیں کسی کی سوچ کا محُور نہ تھا

دسترس میری کتابوں تک نہ تھی
اور سبق دل کا مجھے ازبر نہ تھا

کب تھا لائق ناز برداری کے مَیں
مَیں فقط نامہ تھا نامہ بر نہ تھا

نام پھیلے اور خوشبو کی طرح
مَیں یقیناً ایسا بخت آور نہ تھا

بے قبیلہ تھا ادب کے شہر میں
تیرا ، تو قدسی کوئی یاور نہ تھا

یہ مِری خوبی نہ ہے ماں باپ کی
یہ ہے بس ذرّہ نوازی آپ کی

عبدالکریم قدسی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ۔ الرابع۔ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

افکارِ عالیہ

"جب ہم یہ کہتے ہیں کہ ہم دُنیا کی اصلاح کے لئے مقرر کئے گئے ہیں تو ہرگز یہ مراد نہیں ہے کہ ہم دُنیا کو صرف اس کی نیکیوں اور اس کی بدیوں کی راہوں سے آگاہ کر دیں اور پھر بے نیاز ہو کر بیٹھ جائیں۔ کیونکہ دُنیا کو نیکیوں اور بدیوں کی راہیں معلوم بھی ہوں تو وہ نہ بدیوں کی راہوں سے بچ سکتی ہے نہ نیکیوں کی راہوں کو اختیار کر سکتی ہے۔ دُنیا کی وہی کیفیت ہوتی ہے کہ ؎

جانتا ہوں ثوابِ طاعت و زہد
پر طبیعت ادھر نہیں آتی
(دیوانِ غالب)

یعنی مجھے تم کیا بتاتے ہو کہ بدی کی راہ کیا ہے اور نیکی کی راہ کیا ہے۔ مجھے اس بات کا علم تو ہے لیکن طبیعت ادھر نہیں آتی۔ اب دنیا میں جتنے بھی ڈرگ ایڈکٹس DRUG ADDICTS یعنی خطرناک نشوں کے عادی لوگ ہیں جو لاکھوں، کروڑوں اربوں روپیہ ایسی زہریلی دواؤں پر خرچ کر رہے ہیں۔ جن سے وقتی طور پر ان کو خمار آجاتا ہے۔ مستی آجاتی ہے۔ بعض دفعہ وہ سمجھتے ہیں کہ ہم ہلکے پھلکے ہو گئے ہیں اور اُڑ رہے ہیں۔ اس قسم کی وقتی اور آنی جانی کیفیات ہیں جو وہ اپنے اوپر طاری کر لیتے ہیں۔ اُن کو یہ خوب علم ہے کہ ان لوگوں کا کتنا خطرناک انجام ہوتا ہے۔ یا وہ پاگل ہو کر مر جاتے ہیں یا ہزار قسم کی بیماریوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ اُن کے اعصاب ٹوٹ جاتے ہیں۔ وہ دوائیاں ان کو نہیں مل سکتیں، پھر وہ جرائم میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور بڑے بڑے بھیانک جرائم کرتے ہیں کہ کسی طرح وہ دوائی حاصل ہو جائے۔ یہ تو نہیں کہ ان کو علم نہیں ہے کہ وہ کیا کر رہے ہیں۔ پر طبیعت اِدھر نہیں آتی۔ طبیعت میں جو کجی پیدا ہو جاتی ہے یا بدی کی لذت پیدا ہو جاتی ہے وہ لذت ان کو برائیوں پر مجبور کرتی رہتی ہے (۔)۔

جب آسمان سے دُعا کی قبولیت ہوتی ہے اور پاک نمونہ انسانی اعمال کی شکل میں ظاہر ہو رہا ہوتا ہے تو اس امتزاج کے نتیجہ میں ایک تیسری قوت پیدا ہو جاتی ہے جس کو قوتِ قدسیہ کہا جاتا ہے۔ اس قوتِ قدسیہ کے بغیر دُنیا میں کبھی کوئی پاک تبدیلی پیدا نہیں ہوئی نہ پیدا ہو سکتی ہے۔

تمام دُنیا میں مختلف مذاہب آئے، ان کے اندر پاک تعلیمات موجود ہیں۔ یہ درست ہے کہ (دینِ حق) کے مقابل پر اُن کی کوئی حالت نہیں۔ وہ بہت ادنیٰ، بہت کمزور اور ناقص تعلیم رکھنے والے مذاہب ہیں لیکن جتنے بھی ہیں ان میں نہایت پاکیزہ تعلیمات بھی موجود ہیں۔ مثلاً دُنیا میں شاید ہی کوئی مذہب ہو۔ یعنی آج کی دُنیا میں بگڑی ہوئی شکل میں بھی شاید ہی کوئی مذہب ہو جس نے جھوٹ کی تعلیم دی ہو (۔) یہ ایک ایسی کریہہ المنظر چیز ہے کہ دُنیا کے تمام مذاہب کا آپ جائزہ لیں ان کی بگڑی ہوئی شکلوں میں بھی جھوٹ کی تعلیم نہیں ملتی۔ گو بعض حصّوں میں ظلم کی تعلیم ملتی ہے لیکن بگڑی ہوئی صورت میں۔ لیکن اُن کے مأخذ کا مطالعہ کریں تو وہاں ظلم کی تعلیم بھی نہیں ملتی۔ عدل ملتا ہے، انصاف ملتا ہے، اللہ تعالیٰ کی محبت ملتی ہے، بنی نوع انسان سے پیار ملتا ہے۔ یہ وہ بنیادی چیزیں ہیں جو تمام مذاہب کا سرمایہ ہیں۔ لیکن اُن کے ماننے والوں میں کہاں پائی جاتی ہیں۔ اگر آج ان نیک باتوں پر ہی دُنیا کے مذاہب کے پیروکار عمل کر لیں تو چھوٹی جنت ہی سہی مگر دُنیا جنت ضرور بن جائے گی۔ (۔) اپنے اپنے دائرہ میں چھوٹی چھوٹی جنتیں ضرور بن جائیں گی۔ اسی لئے قرآن کریم ان قوموں کو جن کو ہم سے پہلے کتاب دی گئی، مخاطب کر کے فرماتا ہے کہ اگر تم سچے ہو اور خلوص رکھتے ہو تو اس تعلیم پر تو عمل کرو جو تمہیں دی گئی تھی۔ اگر وہ محض ناکارہ تعلیم ہوتی تو قرآن کریم یہ علم کبھی نہ دیتا۔

پس ساری دُنیا میں تعلیم موجود ہے (۔) اس کی حکمتیں بھی موجود ہیں۔ احادیث موجود ہیں (۔) لیکن معاشرہ کا کیا حال ہے۔ اس کا انگ انگ دکھ رہا ہے۔ یہ ایسا بگڑا ہے کہ اس کی اصلاح کی کوئی صورت نظر نہیں آتی۔ کیوں؟ اس لئے کہ وہ موجود نہیں ہے جو (۔) خود محنت کر کے لوگوں کے بوجھ اتارتا تھا۔ اور ان طوقوں سے نجات بخشتا تھا جو ان کی گردنوں میں پڑے ہوئے تھے۔

پس جماعت احمدیہ نے اگر مربّی بننے کا حق ادا کرنا ہے تو اُسے یہ مزید محنت کرنی پڑے گی۔ اپنے اعمال کو پاک کرتے ہوئے، دعاؤں سے مدد مانگتے ہوئے وہ قوت اپنی ذات میں پیدا کرنی پڑے گی جو قوت بدیوں کو دُور کیا کرتی ہے، محض تعلیم دور نہیں کیا کرتی۔

اگرچہ سارے معاشرہ میں اصلاح کے لئے محنت کی ضرورت ہے۔ لیکن مجھے اس وقت اُن بدیوں کی فکر ہے جو جماعت احمدیہ کے اندر داخل ہو رہی ہیں۔ باقی دُنیا کا کام بھی ہم نے ہی کرنا ہے۔ لیکن پہلے اپنے بوجھ تو اتاریں۔ پہلے اپنی کمزوریاں تو دُور کریں (۔)۔

احمدیت کو تیاری کرنی چاہئے۔ وقت کے ساتھ جو بعض بدیاں دخل انداز ہو جاتی ہیں۔ اگر ہم نے زندہ اور باشعور قوموں کی طرح اُن کا مقابلہ نہ کیا تو پھر دنیا کے معلّم نہیں بن سکتے۔ پھر تو ہم پر وہی مثال صادق آئے گی

PHYSICIAN HEAL THYSELF

اے علاج کے دعویدار پہلے اپنا تو علاج کر۔

ہمارے ایک احمدی دوست تھے۔ اُن کی گنج دور کرنے کی دوا بڑی مشہور تھی اور انہوں نے اس سے بہت کمایا اور دنیا میں ایسے گنجے کم دیکھنے میں آتے ہیں جیسے وہ خود تھے۔ یعنی بارڈر پر بھی بال نہیں تھے اور وہ پگڑی پہنے ہوتے اور سجے ہوئے بیٹھے گنج کا علاج کیا کرتے تھے۔ بڑی دُور دُور تک ان کی شہرت پائی جاتی تھی۔ تو جس نے ان کو نہیں دیکھا اور اُن کے اشتہار پڑھے ہیں وہ تو بیچارہ پیسے خرچ کر دیتا ہو گا بال اُگیں یا نہ اُگیں۔ لیکن جس نے ایسے طبیب کو دیکھا ہو وہ تو یہی کہے گا۔ فزیشن ہیل دائی سیلف۔ اور میرے طبیبِ حاذق! پہلے اپنا تو علاج کر۔ تیرے سر پر تو ایک بال نہیں ہے تو ساری دُنیا کو بال اُگانے کی دعوت دے رہا ہے۔

پس یہی مثال ان قوموں پر صادق آتی ہے جو دُنیا کی تعلیم و تربیت کے بلند دعاوی کرتی ہیں اور اپنے معاشرہ میں جو خرابیاں داخل ہو رہی ہوتی ہیں اُن سے لاپرواہ ہو جاتے ہیں۔ مجھے بڑی کثرت سے خط آتے ہیں جب کسی احمدی کو کوئی تکلیف ہوتی ہے۔ ہماری بہن کو، ماں کو، بیٹی کو بھائی کو، باپ کو، کسی کو بھی تکلیف ہوتی ہے تو وہ مجھے لکھتا ہے۔ چنانچہ روزانہ کثرت سے ایسے خط سامنے آتے ہیں جن سے معاشرہ کے دکھ معلوم ہوتے ہیں اور پتہ لگتا ہے کہ معاشرہ کس قدر مصیبت میں مبتلا ہے

جہاں تک بیرونی معاشرہ کا تعلق ہے مجھے یہ موازنہ ہرگز تسلی نہیں دے سکتا کہ ہم اُن سے بہتر ہیں، اُن سے چند حصّے بہتر ہونا کوئی حقیقت نہیں رکھتا (۔) جب ہم معاشرہ پر نگاہ ڈالتے ہیں تو بے انتہا بیماریاں اور دکھ اور تکلیفیں نظر آتی ہیں۔"

(الفضل ۲۱ نومبر ۱۹۸۲ء)

تحریکِ جدید کی ذمہ داری
ہر مخلص احمدی کی ذمہ داری ہے

"خدا تعالیٰ کے کام پریذیڈنٹوں اور سیکرٹریوں سے وابستہ نہیں ہوتے اور نہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کسی جماعت سے یہ پوچھے گا کہ تمہارا پریذیڈنٹ یا سیکرٹری کیسا تھا بلکہ وہ افراد سے یہ پوچھے گا کہ تم کیسے تھے۔ اگر کسی جگہ کا پریذیڈنٹ یا سیکرٹری سست ہو گا اور ان کی سستی کی وجہ سے جماعت کے لوگ تحریک میں حصّہ لینے سے محروم رہیں گے تو اللہ تعالیٰ انہیں معاف نہیں کرے گا بلکہ وہ کہے گا کہ تم میں سے ہر شخص سیکرٹری اور پریذیڈنٹ تھا اور تمہارا فرض تھا کہ جب کوئی پریذیڈنٹ یا سیکرٹری سستی میں مبتلا تھا تو تم خود اس کی جگہ کام کرتے۔ کسی جماعت کو اس بات پر مطمئن نہیں ہو جانا چاہئے کہ اس نے تحریکِ جدید میں حصّہ لے لیا ہو بلکہ اُسے اُس وقت تک اطمینان کا سانس نہیں لینا چاہئے جب تک کہ اس میں ساری جماعتیں حصّہ نہ لے لیں۔"

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کس نے کیا کہا

ڈان

۲- فروری ۱۹۹۳ء

Separate electorates

THIS refers to Dr S.H. Shafqat's article published in your esteemed daily of Jan 9, under the caption, "The question of Secularism", wherein the learned medical practitioner stated that "the separate electorate was granted by the British as a result of an arduous campaign by the Quaid-i-Azam, inspite of stiff opposition from seculars of Indian Congress". I feel it necessary to correct the record and remove certain misconceptions in this respect.

This is a historical fact that a deputation consisting of 35 Muslim leaders led by the Aga Khan met Lord Minto on Oct 1, 1906 and presented a memorandum drafted by Imad-ul-Mulk Syed Hussain Bilgrami demanding separate electorate for Muslims. The viceory Lord Minto's views were sympathetic. On Dec 30, 1906, All-India Muslim League was formed at Dacca. The Muslim League vehemently pursued the demand of separate electorates as evident from the proceedings of its annual conferences from 1906 onwards. At the Amritsar session (December 1908) the Muslim League viewed the Electoral College Scheme with great alarm and its President, Sir Syed Ali Imam denounced it as dangerous. The session's resolution no III confirmed this.

On Jan 27, 1909 a deputation of the London Branch of the Muslim League, led by Syed Amir Ali, waited upon Lord Morley, and presented an address in which the demand for separate electorates was reiterated and emphasised. The result of all this agitation by the Muslims of India was that Lord Morley made a more definite statement in February 1909 and eventually in May 1909, the Indian Council Act of 1909 (generally known as Minto-Morley Reforms) was enacted, conceding separate electorate to the Muslims. (Foundation of Pakistan, part I). Thus the efforts of the Muslim League met with success and credit for this goes to Syed Amir Ali and others.

The Quaid-i-Azam joined the Muslim League in 1913 when Maulana Mohammad Ali and Sir Wazir Hasan, Secretary, Muslim League, induced him to do so while they were in London to explain the Indian Muslims' views on the Kanpur M hli Bazar Mosque issue and other matters. As such the Quaid-i-Azam was not related with the struggle for achieving separate electorate for Muslims.

The learned doctor in his article supporting Islamisation in Pakistan has given a number of quotations from the Quaid-i-Azam's speeches and Allama Iqbal's lectures but without reference. I take the opportunity to reproduce two quotations hereunder:

The poet-philospher, Dr Mohammad Iqbal, in his presidential address at the 21st session of the All India Muslim League held at Allahabad in 1930 (the basic concept of Pakistan), while explaining the need of separate state in the Muslim majority area of India, clearly stated to satisfy Hindus vis a vis the doubts about the kind of rule in such a state: "Nor the Hindus should fear that the creation of autonomous Muslim states will mean the introduction of a kind of Muslim rule in such states" (*Foundation of Pakistan*, Part II).

The Quaid-i-Azam, in his concluding address delivered at the All India Muslim League Legislators Convention at Delhi in 1946 explicitly stated the following:

"What are we fighting for? What are we aiming at? It is not theocracy not for a theocratic state" (*Foundation of Pakistan*, Part II).

S. MAHMOOD UL HASSAN RIZVI
Karachi

ایس محمود الحسن رضوی ڈان ۲ر فروری ۱۹۹۳ء کے شمارے میں "لیٹر ٹو دی ایڈیٹر" میں لکھتے ہیں :-

میرا یہ خط ڈاکٹر ایس۔ ایچ شفقت صاحب کے مضمون کے سلسلے میں ہے جو "سیکولرازم کے سوال" کے عنوان کے تحت آپ کے مؤقر اخبار میں ۹ر جنوری کو شائع ہوا۔ اس مضمون میں فاضل میڈیکل پریکٹیشنر نے بیان کیا ہے کہ جداگانہ انتخاب انگریزی حکام نے قائداعظم کی محنت طلب مہم کے نتیجہ میں نافذ کرنے کی اجازت دی تھی۔ حالانکہ کانگریس کے سیکولر طبقہ نے اس کی سخت مخالفت کی تھی۔ میں محسوس کرتا ہوں کہ اس معاملے میں ریکارڈ کی درستی ہونی چاہیئے اور اس ضمن میں جو بعض غلط فہمیاں پیدا ہوسکتی ہیں ان کو دور کیا جانا چاہیئے

یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ ۳۵ مسلم لیڈروں کا ایک وفد جس کی قیادت آغا خان کر رہے تھے یکم اکتوبر ۱۹۰۶ء کو لارڈ منٹو سے ملا اور ایک میمورینڈم جو امداد الملک سید حسین بلگرامی نے ڈرافٹ کیا تھا اور جس میں ہندوستان کے مسلمانوں کے لئے جداگانہ انتخابات کا مطالبہ کیا گیا تھا پیش کیا۔ لارڈ منٹو اس معاملے میں اپنے دل میں نرم گوشہ رکھتے تھے۔ ۳۰ر دسمبر ۱۹۰۶ء کو آل انڈیا مسلم لیگ ڈھاکہ میں قائم کی گئی۔ مسلم لیگ نے زور شور سے جداگانہ انتخابات کا مطالبہ پیش کرنا شروع کیا اور اس کا ثبوت ۱۹۰۶ء سے لے کر بعد میں ہونے والی اس کی سالانہ کانفرنسوں کے ریکارڈ سے ملتا ہے۔ ۱۹۰۸ء دسمبر میں امرتسر میں ہونے والے اجلاس میں الیکٹورل کالج سکیم پر مسلم لیگ کی طرف سے سخت خطرے کا اظہار کیا گیا۔ اور اس کے پریذیڈنٹ سر سید علی امام نے اس کو بہت زیادہ خطرناک کہہ کر اس کی مذمت کی اس سیشن میں جو ریزولیوشن نمبر "تین" پاس کیا گیا اس سے اس کی تصدیق ہوسکتی ہے۔

۲۷ر جنوری ۱۹۰۹ء کو مسلم لیگ کی لندن برانچ کا ایک وفد جس کی رہنمائی سید امیر علی کر رہے تھے۔ لارڈ مارلے سے ملا اور انہیں ایک ایڈریس پیش کیا۔ اس ایڈریس میں جداگانہ انتخابات کا مطالبہ دہرایا گیا تھا اور اس پر انتہائی زور دیا گیا تھا۔ ہندوستان کے مسلمانوں کی اس تمام ایجی ٹیشن کا نتیجہ یہ ہؤا کہ فروری ۱۹۰۹ء میں لارڈ مارلے نے ایک واضح بیان جاری کیا اور آخر کار مئی ۱۹۰۹ء میں انڈین کونسل ایکٹ ۱۹۰۹ء (جس کو منٹو مارلے ریفارم کے نام سے یاد کیا جاتا ہے) جاری کیا۔ جس میں مسلمانوں کا جداگانہ انتخاب کا حق تسلیم کر لیا گیا۔ (فاؤنڈیشن آف پاکستان پارٹ I)۔ اس طرح سے مسلم لیگ کی کوششیں بارآور ہوئیں اور اس کا سارا کریڈٹ سید امیر علی اور ان کے ساتھیوں کو جاتا ہے۔

قائداعظم ۱۹۱۳ء میں اس وقت مسلم لیگ میں شامل ہوئے۔ مولانا محمد علی اور سر وزیر حسن سیکرٹری مسلم لیگ نے جبکہ وہ لندن میں تھے قائداعظم کو اس شمولیت کے لئے مائل کیا تاکہ وہ کانپور مچھلی بازار مسجد اور دیگر معاملات میں ہندوستانی مسلمانوں کے جذبات کو وضاحت سے بیان کریں۔ اس لحاظ سے قائداعظم مسلمانوں کے لئے جداگانہ انتخابات حاصل کرنے کی تگ و دو کے ساتھ کسی رنگ میں منسلک نہ تھے۔

فاضل ڈاکٹر صاحب نے اپنے مضمون میں پاکستان میں اسلام نافذ کرنے کے سلسلے میں قائداعظم کی تقاریر اور علامہ اقبال کے لیکچروں کے اقتباسات دیئے ہیں لیکن کسی کا حوالہ دینے کی تکلیف گوارا نہیں کی۔ میں اس موقعہ پر دو اقتباسات پیش کرنا چاہوں گا۔

شاعر فلاسفر ڈاکٹر محمد اقبال نے ۱۹۳۰ء میں الہ آباد میں ہونے والے آل انڈیا مسلم لیگ کے ۲۱ ویں اجلاس میں صدارتی خطاب فرماتے ہوئے جہاں ہندوستان کے مسلم اکثریت کے علاقوں میں علیحدہ ریاست قائم کرنے کی ضرورت کی وضاحت کی وہاں اس قسم کی قائم ہونے والی ریاست میں قائم ہونے والی حکومت کے طریق کار کے متعلق ہندوؤں کے شکوک و شبہات کو رفع کرنے کی بھی کوشش کی۔ انہوں نے کہا کہ ہندوؤں کو اس بات سے خوف زدہ نہیں ہونا چاہیئے کہ آزاد مسلم ریاستوں کے بن جانے کا مطلب یہ ہے کہ ان ریاستوں میں کسی قسم کا مسلم قانون نافذ کر دیا جائے گا۔

(فاؤنڈیشن آف پاکستان پارٹ II)۔

اسی طرح قائداعظم نے بھی ۱۹۴۶ء میں دہلی میں ہونے والی آل انڈیا مسلم لیگ لیجسلیٹرز کنونشن میں اپنے اختتامی خطاب میں مندرجہ ذیل واضح بیان دیا :-

"ہم کس چیز کے لئے لڑ رہے ہیں؟ ہمارا ارادہ اور عزم کیا ہے؟ یہ ملاؤں کی حکومت نہیں ہے۔ یہ جدوجہد ایک مذہبی ریاست کے لئے نہیں ہے"۔

(فاؤنڈیشن آف پاکستان پارٹ II)۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کے ارشادات کی روشنی میں

تحریک جدید کی مالی قربانی کے بارے میں تین نکات

۱۔ جو شخص اس میں حصہ نہیں لیتا وہ خطرے کے مقام پر کھڑا ہے فرمایا :-

"مَیں سمجھتا ہوں ہر وہ شخص جو اپنے اندر ایمان کا ایک ذرّہ بھی رکھتا ہے میری اس تحریک پر آگے آئے گا اور جو شخص (میری) آواز پر کان نہیں دھرتا، اس کا ایمان کھویا جائے گا"۔

۲۔ تحریک جدید کی عظمت کے پیشِ نظر اس کی خاطر جان کی قربانی سے بھی دریغ نہیں کرنا چاہیئے :-

"ہمیں اس بات کی ضرورت ہے کہ دُنیا کے کچھ لوگ ایسے پیدا ہوں جو ہمارے حکم پر آگ میں کودنے کے لئے تیار ہوں تو ہمیں اپنی تمام جماعت کو تنور کے پاس لا کر بٹھانا پڑے گا"۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

منصور احمد جاوید۔ ناروے

ناروے

جغرافیہ

ناروے یورپ کا انتہائی شمالی ملک ہے اس ملک کی سرحدیں تین ہمسایہ ممالک سویڈن۔ فن لینڈ اور سابقہ سوویت یونین سے ملتی ہیں۔ سب سے لمبی سرحد سویڈن کے ساتھ لگتی ہے جس کی لمبائی ۱۶۲۹ کلومیٹر بنتی ہے۔ فن لینڈ کے ساتھ ۷۲۷ کلومیٹر جبکہ سابقہ سوویت یونین کے ساتھ ۱۹۶ کلومیٹر کی سرحد ہے۔ ناروے کے انتہائی شمال کی جانب قطب شمالی شروع ہو جاتا ہے۔ ناروے کا کل رقبہ ۳۸۶۹۵۸ مربع کلومیٹر ہے۔ ناروے کو قدرت نے ہر طرح کا حسن عطا کر رکھا ہے۔ یہاں پر خوبصورت برف سے لدی ہوئی بیشمار پہاڑوں کی چوٹیوں کے علاوہ کئی حیرت انگیز وادیاں ہیں۔ ناروے کو اللہ تعالےٰ نے وافر مقدار میں جھیلوں سے بھی نوازا ہے اسی طرح بڑی بڑی آبشاریں بھی ناروے کے قدرتی حسن میں نمایاں اضافے کا باعث بنی ہوئی ہیں۔

اس ملک کو بین الاقوامی طور پر ناروے کے نام سے پہچانا جاتا ہے جبکہ مقامی زبان میں اسے NORGE نورگے یا NOREG نوریگ لکھا اور پڑھا جاتا ہے۔

یہ ملک ایک لمبے عرصہ تک ڈنمارک اور پھر اس کے بعد سویڈن کے زیر تسلط رہا۔ ناروے کی مقامی زبان NORSK نورشک کہلاتی ہے۔ یہ زبان ڈنمارک اور سویڈن میں بھی سمجھی جاتی ہے۔ ناروے۔ سویڈن۔ ڈنمارک (اور کچھ حد تک فن لینڈ) سکنڈے نیوین ممالک کے نام سے دنیا میں مشہور ہیں۔ اگر کسی شخص کو ان تینوں ممالک کی زبانوں میں سے کسی ایک پر عبور حاصل ہو تو دوسری دونوں زبانیں کافی حد تک سمجھ سکتا ہے۔

ناروے میں کئی دریا۔ جھیلیں۔ آبشاریں ہیں۔ سب سے لمبے دریا کا نام گلوما GLOMMA ہے جس کی لمبائی ۵۹۸ کلومیٹر ہے۔ سب سے بڑی جھیل ۳۶۸ کلومیٹر ہے۔ سب سے بڑی آبشار کی اونچائی ۳۰۰ میٹر ہے۔ اسی طرح ناروے میں بے شمار پہاڑی چوٹیاں ہیں۔ سب سے اونچی چوٹی کی اونچائی ۲۴۶۹ میٹر ہے۔ ناروے کے بڑے جزیرے کا رقبہ ۲۱۹۸ مربع کلومیٹر ہے۔

۲۔ اس ملک کا نقشہ ملاحظہ کریں تو آپ کو ناروے کا نقشہ سانپ کی طرح بل کھاتا ہوا نہایت لمبا دکھائی دے گا۔ اور یہاں پر مشہور ہے کہ ناروے کے دارالحکومت اوسلو سے ناروے کے انتہائی شمال کی طرف سفر کی لمبائی اتنی ہی بن جاتی ہے جتنی کہ اوسلو سے اٹلی کے شہر روم تک بنتی ہے۔

ناروے چوڑائی میں عام ملکوں کی نسبت بہت کم ہے۔ ملک کی انتہائی چوڑائی ۴۳۰ کلومیٹر ہے۔ جبکہ سکڑتے سکڑتے ایک مقام پر چوڑائی اس حد تک کم رہ جاتی ہے کہ یہ صرف ۶٫۳ کلومیٹر ہے۔ دنیا کا انتہائی شمالی شہر ناروے کے شمال میں واقع ہے۔

مختصر تاریخ

ناروے نہایت ہی قدیم ملک ہے لیکن دنیا میں اسے شہرت تیل کی پیداوار حاصل ہونے کے بعد ہوئی۔ جیسا کہ پہلے ذکر کیا جا چکا ہے کہ اس ملک پر پہلے ڈنمارک کی حکومت رہی اور پھر کچھ عرصہ سویڈن کی بھی لیکن آخر کار یہ ملک ۱۸۱۴ء میں آزاد ہوا اور یہاں پر اس کی اپنی آزاد حکومت کا قیام عمل میں آیا۔ سویڈن کے ساتھ ناروے کی یونین رہی۔ تیل کی تلاش میں کامیابی ۶۰ء کی دہائی کا واقعہ ہے۔ امریکن اور برٹش کمپنیوں نے ناروے کے مقامی باشندوں سے مل کر تیل تلاش کیا اس سے قبل یہاں کے باشندے مچھلی کی پیداوار اور جہازرانی پر گذارہ کرتے تھے۔ جہازرانی میں انہیں زمانہ قدیم سے ہی شہرت حاصل ہے۔

ویکنگ یہاں کی مشہور قوم تھی۔ جن کے رہنے سہنے اور لباس کا ایک خاص قسم کا انداز تھا۔ یہ لوگ سمندری قزاق کے طور پر بھی مشہور تھے۔ اور سمندری قافلوں کو بڑی بے دردی اور بے رحمی سے لوٹا کرتے تھے۔ کیونکہ ان لوگوں کو شروع ہی سے جہازرانی میں تجربہ تھا اس لئے شمالی علاقوں کے علاوہ باقی یورپ میں بھی کثرت سے گھوما کرتے تھے۔ نارویجن زبان میں کھلی سڑک کا نام عام طور گاتے (GATE) ہوتا ہے بعض نارویجن محققین کا کہنا ہے کہ انگلینڈ میں جہاں مختلف سڑکوں (گلیوں) کے نام گیٹ GATE لکھے نظر آتے ہیں۔ وہ نارویجن لوگوں کے وہاں آباد ہونے کی وجہ سے ہی رکھے گئے تھے جس کا تلفظ انگریزی میں (GATE) گیٹ ہو گیا۔

یہاں کے عمر رسیدہ لوگوں میں سے ایک بھاری تعداد جہازرانی میں کام کرتی رہی ہے۔ اس غرض کے لئے دوسرے ممالک میں ان سیاحوں کے لئے چرچ بھی بڑی کثرت سے تعمیر کئے جاتے تھے جو کہ یورپ اور امریکہ میں بھی خاص طور پر مشہور ہیں۔ ان چرچ میں یہ سمندری سیاح لمبے سفر کی تھکان دور کرنے کے لئے اکٹھے ہوتے تھے اور اس طرح اپنی تہذیب اور ثقافت کو دوسرے ممالک میں بھی متعارف کروانے کے ساتھ ساتھ تقویت دیتے تھے۔

تاریخ میں تو کولمبس جو کہ سپین کا ایک ملاح تھا مشہور ہے کہ اس نے امریکہ کو دریافت کیا تھا۔ لیکن نارویجن دعویٰ کرتے ہیں کہ کولمبس سے بہت عرصہ قبل ناروے کے ایک باشندے نے جس کا نام لیف ایرکسن تھا امریکہ کے ساحل تک سفر کیا تھا۔

زبان

ناروے کی سرکاری زبان نوشک کہلاتی ہے اس طرح سے اس زبان کے بھی دو حصے ہیں۔ ایک کو نئی نوشک کہا جاتا ہے۔ جبکہ دوسری کو بوک مول کہتے ہیں۔ سرکاری طور پر اور اسی طرح تدریس کے شعبہ میں بھی دونوں زبانیں استعمال ہوتی ہیں لیکن بوک مول کو زیادہ پذیرائی حاصل ہے۔ اور زیادہ حصے میں لکھی۔ پڑھی اور سمجھی جاتی ہے۔ غیر ممالک کے باشندے بھی عمومی طور پر مول سے سیکھتے ہیں اس کے علاوہ ایک اور زبان سامی بھی یہاں کی زبان ہے جو کہ ایک علاقے کی مقامی زبان ہے۔ اس علاقے کے لوگوں کے رہنے سہنے کا انداز باقی ملک سے بالکل جدا ہے۔ اور وہ لوگ اپنی تہذیب اور ثقافت کو لمبے عرصہ سے قائم رکھے ہوئے ہیں۔ ان کا لباس کچھ حد تک افغانستان کے علاقہ میں خواتین جو لباس پہنتی ہیں ان سے ملتا جلتا ہے۔ اس کے علاوہ مختلف علاقوں میں گو زبان تو ایک ہی بولی جاتی ہے لیکن انداز بیان کچھ مختلف ہوتا ہے۔ اور مقامی بولیاں بھی اس میں شامل ہو جاتی ہیں۔ ناروے کے کچھ علاقوں میں خانہ بدوش قسم کے افراد بھی رہتے ہیں۔ جن کے رہنے کے اپنے ہی ڈھنگ ہیں۔

اندرونی جغرافیہ/ تقسیم

ناروے کو اندرونی طور پر انیس صوبوں یا اضلاع میں تقسیم کر دیا گیا ہے۔ جو کہ آگے پھیلتے پھیلتے ۴۵۴ تحصیلوں یا کمیٹیوں میں تقسیم ہو جاتے ہیں۔ مقامی زبان میں تحصیل یا کمیٹی کو کومون کہتے ہیں۔ گویا کہ ناروے میں ۴۵۴ کومون ہیں۔

ملک کی کل آبادی تقریباً چالیس لاکھ نفوس پر مشتمل ہے۔ ۱۹۷۰ء سے ۱۹۸۰ء کی دہائی اور اسی طرح ۷۰ء کی دہائی سے قبل آبادی کے بڑھنے کی رفتار میں کچھ کمی رہی لیکن اب آبادی کے بڑھنے کی رفتار معمول کے مطابق ہو رہی ہے۔

ناروے کے دارالحکومت اوسلو کی آبادی باقی تمام شہروں کی نسبت زیادہ ہے اور یہ آبادی تقریباً ساڑھے چار لاکھ نفوس پر مشتمل ہے۔ ان میں سے تقریباً ۴۷۰۰۰ غیر ملکی ہیں۔ اسی طرح اوسلو ہی ناروے کا ایسا شہر ہے جس میں سب سے زیادہ غیر ملکی ہیں۔ یورپ اور امریکہ کے علاوہ سب سے زیادہ تارکین وطن پاکستانی ہیں۔

اوسلو کے علاوہ ناروے کے اور بھی بہت سے بڑے بڑے اور مشہور شہر ہیں جن میں بیرگن تھورنگ ہائم اور سٹاوانگر ہیں۔ اوسلو شہر ساحل سمندر پر واقع ہے اور دارالحکومت ہونے کے علاوہ اور بھی کئی وجوہات سے مشہور ہے۔ مثلاً یہ دنیا کے مہنگے ترین شہروں میں شمار ہوتا ہے۔ یہاں پر کئی یادگار نئی پرانی عمارتیں ہیں۔ قومی اسمبلی کی عمارت کے علاوہ بادشاہ کا محل بھی اسی شہر میں واقع ہے۔ لطف کی بات یہ ہے کہ محل کے اردگرد بہت بڑا پبلک پارک بھی ہے۔ جس میں ہر وقت چہل پہل رہتی ہے۔ بادشاہ کے محل کے باہر خصوصی حفاظتی گارڈ بھی ہر وقت ڈیوٹی پر موجود ہوتی ہے۔ اور ساتھ ساتھ ہر وقت لوگوں کا ہجوم وہاں سے گذرتا رہتا ہے۔ اس کے علاوہ قدرتی نظاروں سے لطف اٹھانے کے لئے یہاں پر بہت سے حسین مقامات ہیں۔ اب اس شہر کو اور بھی خوبصورت بنایا جا رہا ہے۔ اور بلند و بالا عمارات کا رواج بڑھ رہا ہے۔ ابھی حال ہی میں ایک ہوٹل کی بہت ہی خوبصورت ستائیس منزلہ عمارت تعمیر ہوئی ہے۔ اسی اوسلو شہر

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ڈاکٹر ایس اے اختر

ہماری زمین کا درجۂ حرارت

آج کل سیاست دانوں اور سائنس دانوں کے درمیان ایک قسم کا مقابلہ ہو رہا ہے۔ مقابلہ اس بات میں کہ خدا کی مخلوق کو خوفزدہ کرنے میں بازی کون لے جاتا ہے۔ اس سلسلے میں کبھی سائنس دانوں کا پلہ بھاری ہو جاتا ہے اور کبھی سیاست دانوں کا۔

سائنس کی دنیا کی ایک تازہ خبر کے مطابق کرۂ ارض کا درجہ حرارت روز بروز بڑھ رہا ہے۔ زمینی آب و ہوا کے بارے میں اقوام متحدہ کی ایک رپورٹ میں یہ پیشگوئی کی گئی ہے کہ آئندہ صدی میں دنیا کا درجہ حرارت جس رفتار سے بڑھے گا۔ پچھلے دس ہزار برس میں اسکی مثال نہیں ملتی۔ ۲۰۲۰ء تک ہر سال ایک درجہ کا اضافہ ہوگا۔ اور اکیسویں صدی کے آخر میں اضافے کی یہ رفتار تین درجے سالانہ ہو جائے گی۔ اس عرصہ کے دوران سمندروں کی سطح چھ سنٹی میٹر بلند ہو جائے گی۔ ہم لوگ قیامت کی گرمی کے باعث پہلے ہی لو کھلائے ہوئے ہیں۔ اقوام متحدہ کی تحقیقی رپورٹ پڑھ کر اور پریشان ہو گئے ہیں۔ ہمارا خیال ہے سائنس دانوں نے دراصل دوستی کے پردے میں مخلوق خدا سے دشمنی کی ہے۔ نہ کارخانوں اور فیکٹریوں سے زیادہ مقدار میں گیسیں اور دوسری کثافتیں خارج ہوتیں نہ زمین کا درجہ حرارت اقدر بڑھتا بجلی کی رو سے جب ریفریجیٹر۔ ائیر کنڈیشنر اور ایگزاسٹ فین چلتے ہیں تو آدمی راحت محسوس کرتا ہے۔ لیکن جب اس بجلی کا بل صارف کو ملتا ہے تو بل بعض اوقات سانپ کی طرح ڈسنے لگتا ہے۔ اس طرح ٹیکنالوجی ایک دو دھاری تلوار ہے اسکے ہاتھوں لطافت کے ساتھ ساتھ کثافت بھی جنم لیتی ہے۔ اور چچا غالب تو ایک صدی پہلے کہہ گئے تھے۔

؎ لطافت بے کثافت جلوہ پیدا کر نہیں سکتی
چمن زنگار ہے آئینہ باد بہاری کا

آپ شاید یہ خیال کریں کہ زمین کے ٹمپریچر میں اگر چند درجوں کا اضافہ ہو گیا۔ یا سمندروں کی سطح چند سنٹی میٹر بلند ہو گئی۔ تو کیا فرق پڑے گا۔ لیکن اگر آپ ایسا سوچتے ہیں تو یہ آپ کی بھول ہے۔ ایسی ہی ایک غلطی اس بادشاہ سے بھی ہوئی تھی۔ جس نے شطرنج کے موجد کو منہ مانگا انعام دینے کے لئے طلب کیا تھا۔ پہلے تو موجد نے ازراہ کسرنفسی انعام مانگنے سے گریز کیا۔ لیکن بادشاہ کے اصرار پر اس نے عرض کی کہ شطرنج کے ۶۴ خانے ہیں۔ اسکے پہلے خانے میں ایک چاول۔ دوسرے میں پہلے خانے سے دوگنے تیسرے میں دوسرے سے دوگنے۔ غرض آئندہ ہر خانے میں گذشتہ خانے سے دوگنے چاول رکھتے ہوئے ۶۴ خانے چاولوں سے پر کر دیئے جائیں اور یہ چاول میرا انعام ہوں گے بادشاہ نے اس مطالبے کو حقیر اور اپنی شان کے منافی خیال کرتے ہوئے غصہ کا اظہار کیا۔ اور کہا کہ تم کسی بڑے انعام کا مطالبہ کرو۔ بادشاہ کا خیال تھا کہ ان ۶۴ خانوں کے چاولوں کی مجموعی مقدار زیادہ سے زیادہ دس بیس سیر ہوگی۔ موجد نے عرض کیا۔ کہ حضور ذرا حساب تو کروا کر دیکھیں چنانچہ شاہی حساب دانوں نے حساب لگایا تو کہتے ہیں کہ چاولوں کا مجموعی وزن ۵۔۷ کھرب من نکلا شک ہو تو خود حساب کر لیجئے۔

زمین کے ٹمپریچر میں چند درجوں کا اضافہ اور سمندروں کی سطح میں چند سنٹی میٹروں کا اضافہ ایک قیامت ڈھائے گا۔ اس کا اندازہ کرنے کے لئے سائنس دانوں ہی کی یہ "خوشخبری" ملاحظہ کریں کہ آئندہ ۳۰۔۴۰ برسوں میں موسم کی تبدیلی سے لاکھوں افراد اور جانور ہلاک ہو جائیں گے۔ زرخیز زمینیں صحراؤں میں تبدیل ہو جائیں گی۔ اور سمندر کے ساتھ ساتھ ساحلی مقامات طوفان کا شکار ہو جائیں گے۔ سمندر کی سطح بلند ہونے سے کراچی۔ بمبئی ہانگ کانگ اور دوسری چھوٹی بندر گاہیں طغیانی کی زد میں آجائیں گی۔ اور کیماڑی اور کلفٹن جیسے ساحلی علاقے جو سمندر سے بالکل قریب ہیں مکمل طور پر صفحہ ہستی سے مٹ جائیں گے۔ اور افریقہ۔ یورپ۔ ایشیا میں موسم کی تبدیلی سے لاکھوں لوگ اپنے علاقوں سے ہجرت کرنے پر مجبور ہوں گے۔ آبادی میں اضافے کی طرح دنیا کا عام درجہ حرارت عام حساب سے نہیں بلکہ کم از کم دوگنی رفتار سے بڑھے گا۔ ان خوفناک حالات کے پیش نظر سائنس دان خود بھی پریشان ہیں۔ اور مختلف حکومتوں پر زور دے رہے ہیں کہ وہ ایسے تمام مصارف میں کم از کم ۶۰ فیصد کمی کر دیں۔ جنکے باعث ماحول میں آلودگی اور کثافت پیدا ہوتی ہے۔

بہرحال موسمی تبدیلیوں سے زیادہ فکر ان لوگوں کو ہونی چاہیئے۔ جو آئندہ تیس برس کے بعد جوان ہوں گے۔ کیونکہ سائنس دانوں کے بقول ۲۰۲۰ء کے بعد درجہ حرارت میں اضافے کی رفتار غیر معمولی ہو جائے گی۔

بقیہ: ص ۵

ہی میں جماعت احمدیہ کا مشن ہاؤس بھی ہے۔ یہ مشن ہاؤس شہر کے ایک نہایت ہی قیمتی علاقے اور مشہور پارک کے ساتھ جو کہ اوسلو کا سب کا بڑا پارک ہے واقع ہے۔ ۱۹۷۹ء میں یہ بلڈنگ خریدی گئی اور ۱۹۸۰ء میں حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث کے مبارک ہاتھوں سے اس کا افتتاح ہوا۔

ناروے کا موسم

انتہائی شمال میں واقع ہونیکی وجہ سے ناروے انتہائی سرد ممالک میں شمار ہوتا ہے۔ گو موسم بہار۔ موسم گرما اور خزاں کا دور بھی آتا ہے۔ لیکن موسم سرما کی شدت کافی حد تک پریشان کرتی ہے۔ موسم سرما میں درجہ حرارت گر کر شمالی علاقوں میں منفی ۴۵۔۴۰ تک پہنچ جاتا ہے۔ اندرونی علاقوں یعنی دارالحکومت کے علاقوں میں بھی درجہ حرارت منفی ۳۰ تک پہنچ جاتا ہے۔ سردیوں میں خوب برف باری ہوتی ہے۔ لیکن حکومت نے برف کو سڑکوں سے صاف کرنے کا مناسب انتظام کر رکھا ہے جس سے ٹریفک اور مواصلات کے نظام میں کوئی خاص پیچیدگی پیدا نہیں ہوتی۔ کیونکہ یہ برفانی ملک ہے اس لئے سردیوں کے موسم میں سڑکوں پر برفباری کی وجہ سے پھسلن ہو جاتی ہے جو بعض دفعہ حادثات کا باعث بنتی ہے۔ برفباری کے موسم میں ہر طرف برف کے ڈھیر لگ جاتے ہیں جو کہ دیکھنے میں بہت خوبصورت نظارہ پیش کرتے ہیں۔ موسم سرما میں دن بہت چھوٹے ہو جاتے ہیں۔ اور انتہائی شمال میں تو سورج کے نکلنے اور غروب ہونے کا بہت ہی کم احساس ہوتا ہے۔ اوسلو وغیرہ کے علاقہ میں دسمبر کے مہینہ میں فجر کی نماز سوا آٹھ بجے تک پڑھی جا سکتی ہے جبکہ مغرب کی نماز کا وقت سوا تین بجے ہو جاتا ہے۔ دسمبر۔ جنوری۔ فروری سخت سردی کے مہینے ہوتے ہیں۔

مارچ۔ اپریل۔ مئی وغیرہ موسم بہار کے مہینے ہیں۔ موسم بہار میں خوب رونق ہوتی ہے۔ ان لوگوں کو پودے اور پھول وغیرہ لگانے کا بہت شوق ہے۔ موسم بہار میں ہر طرف ہریالی اور پھول ہی پھول نظر آتے ہیں۔ ناروے کی زمین بہت زرخیز ہے اس لئے ان لوگوں کو کم محنت سے ہی پھول اور پودے وغیرہ حاصل ہو جاتے ہیں۔

موسم گرما جون۔ جولائی۔ اگست کے مہینے میں آتا ہے اور لوگ خوب خوشی کا اظہار کرتے ہیں۔ سردیوں کی وجہ سے سورج کی تپش میں بھی کافی فرق پڑ جاتا ہے گرمیوں میں سورج نکلنے پر خوب فائدہ اٹھاتے ہیں۔ اور ہر ایک کو یہ فکر دامن گیر رہتی ہے کہ کہیں وہ سورج کی شعاعوں سے محروم نہ رہ جائے۔

موسم گرما میں دن بہت لمبے ہو جاتے ہیں۔ شمال کے علاقے میں جون کے آخر میں دن اس قدر لمبے ہو جاتے ہیں کہ سورج کے غروب ہونے اور طلوع ہونے کے اوقات میں بہت ہی معمولی وقفہ ہوتا ہے۔ ۲۲ اور ۲۳ جون کی رات کو گرمیوں کی مشہور رات ہوتی ہے۔ اور لوگ خوب رات کو مل کر گوشت وغیرہ بھون کر کھاتے ہیں۔ اس موقعہ پر باہر کے ممالک سے بھی بہت سے سیاح اور شوقین ناروے کے شمال میں مڈنائٹ سن (آدھی رات کا سورج) کا نظارہ دیکھنے آتے ہیں۔ ان دنوں میں سورج رات کے بارہ بجے کے قریب کچھ لمحوں کے لئے آنکھوں سے اوجھل ہوتا ہے اور پھر فوراً ہی دوبارہ طلوع ہو جاتا ہے۔ اسی مناسبت سے اس کا نام مڈنائٹ سن یعنی آدھی رات کا سورج رکھا گیا ہے۔ ہمارے علاقے میں بھی جون کے مہینے میں افطاری کا وقت رات کے تقریباً گیارہ بجے کے قریب ہو جاتا ہے جبکہ سحری کا وقت سوا دو ڈھائی بجے صبح کو ختم ہو جاتا ہے اس طرح موسم سرما میں رمضان بہت آسان جبکہ موسم گرما میں صبر آزما ہوتا ہے شاید اسی وجہ سے ناروے کو چھ مہینے کا دن اور چھ مہینے کی رات کا ملک بھی کہا جاتا ہے۔

ستمبر۔ اکتوبر۔ نومبر کے مہینے خزاں کے مہینے کہلاتے ہیں۔ اس دوران سردی میں بتدریج اضافہ ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ اور درختوں کے پتے وغیرہ جھڑ جاتے ہیں۔ اکتوبر کے مہینہ میں اکثر برفباری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بھی شروع ہو جاتی ہے۔

طرزِ حکومت

ناروے کا طرزِ حکومت جمہوری ہے۔ گو آزادی کے بعد سے اب تک بادشاہت بھی قائم ہے اور اسے بہت نمایاں مقام اور رتبہ حاصل ہے لیکن ملک کی سیاسی پالیسیوں پر بادشاہ عام طور پر اثر انداز نہیں ہوتا جمہوری طور پر انتخابات ہوتے ہیں اور جو پارٹی نمایاں پوزیشن حاصل کرے وہی اقتدار کی حقدار قرار پاتی ہے۔

بادشاہ کو ملک میں بہت عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے اور اس کی معاشرے کا ہر فرد عزت کرتا ہے۔ یہاں کے سیاستدان ملک کے مفاد کی خاطر احسن سیاست کرنے کے قائل ہیں۔ جب کوئی صاحب اقتدار پارٹی دیکھے کہ اب قومی اسمبلی میں ان کے نظریات کو نمایاں پذیرائی حاصل نہیں ہو رہی اور ان کے نظریات سے ملک کو نقصان ہو سکتا ہے تو بڑے منظم طریقے سے اقتدار سے علیحدہ ہو جاتے ہیں۔ ابھی حال ہی میں دو دفعہ ایسے واقعات ظہور پذیر ہوئے جہاں پر صاحب اقتدار پارٹی کو حکومت اس وجہ سے چھوڑنی پڑی کہ ان کے پیش کردہ پلان کو حزب اختلاف نے منظور نہیں کیا تھا۔ قانونی طور پر بادشاہ کو ملک میں سب سے زیادہ حقوق حاصل ہیں۔ یعنی کہ بادشاہ آخری فیصلہ کرنے کا مجاز ہوتا ہے۔ لیکن سیاسی معاملات میں بادشاہِ وقت بہت کم دخل اندازی کرتے ہیں۔ اور یہ معاملات ملک کے سیاستدانوں پر ہی چھوڑ دیتے ہیں ملک کا سربراہ وزیر اعظم کہلاتا ہے۔ آجکل ملک کی وزیر اعظم ایک عورت ہیں یہ ملک کی مزدور پارٹی کی صدر ہیں۔ ناروے کے اپنے ہمسایہ ممالک سے اور اسی طرح بین الاقوامی تعلقات بہت اچھے اور مضبوط ہیں۔ ۱۷ مئی کو قومی دن کے طور پر بہت جوش و خروش سے منایا جاتا ہے۔ اس دن تمام سکولوں کے بچے جلوس کی شکل میں گلیوں میں سے گذرتے ہیں۔ بادشاہ ان سے سلامی لیتے ہیں۔

تحریک جدید کے لئے قربانی پیش کرتے ہوئے تحریکِ جدید کے کام کی عظمت اور اپنے اخلاص کو پیش نظر رکھنا ازبس ضروری ہے۔ کام کی عظمت اور آپ کا اخلاص متقاضی ہے کہ شایان شان قربانی پیش کی جائے۔ اللہ تعالیٰ سب کو توفیقِ سعید بخشے۔

وکیل المال اول تحریک جدید

اطلاعات و اعلانات

اعلانِ نکاح

○ مکرم محمود بشیر مرزا صاحب ابن مکرم احمد بشیر مرزا صاحب دار العلوم شرقی ربوہ کا نکاح محترمہ امۃ القدوس صاحبہ بنت مبارک احمد باجوہ صاحب محلہ دار الصدر غربی ربوہ سے بعوض مبلغ بیس ہزار روپے حق مہر مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے بیت المبارک ربوہ میں ۳۱ جنوری ۹۳ء کو بعد عصر پڑھایا۔

○ مکرم برکات احمد صاحب ابن مکرم محمد صدیق صاحب چک نمبر ۱۱/۶ ل تحصیل و ضلع منٹگمری حال ساہیوال کا نکاح مکرمہ بشریٰ بیگم صاحبہ بنت مکرم عمر دین صاحب سکنہ طاہر کالونی مصطفیٰ آباد تحصیل و ضلع قصور کے ساتھ فروری ۱۹۵۶ء کو بعوض پانچ صد روپے حق مہر پر مکرم صوفی نور الدین صاحب سکنہ چک نمبر ۱۱/۶ ل نے پڑھایا۔

احباب جماعت سے ان رشتوں کے بابرکت ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

تقریبِ شادی

مکرم وسیم احمد نثار صاحب آف امریکہ ابن مکرم نثار احمد صاحب کی شادی بہمراہ محترمہ طاہرہ حمید صاحبہ بنت مکرم میجر عبد الحمید صاحب آف پشاور مورخہ ۲۷ جنوری ۱۹۹۳ء کو ربوہ میں منعقد ہوئی۔ دوسرے روز "ایوانِ محمود" میں دعوتِ ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔ دعوت کے اختتام پر مکرم مولانا محمد اسماعیل صاحب منیر سیکرٹری حدیقۃ المبشرین نے دعا کروائی۔

اعلانِ ولادت

○ اللہ تعالیٰ نے مکرم چوہدری ناصر احمد صاحب ابن مکرم چوہدری مقبول احمد صاحب ٹاؤن شپ لاہور کو ۴ ستمبر ۹۲ء کو بیٹا عطا فرمایا ہے جو وقف نو میں شامل ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے "راحیل احمد" نام عطا فرمایا ہے۔

○ خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم وسیم احمد خاں صاحب دار العلوم غربی ابن مکرم آغا محمد عبد اللہ خان صاحب کو مورخہ ۵ جنوری ۹۳ء کو دوسری بیٹی عطا فرمائی ہے۔ نومولودہ مکرم ناصر امیری نوری آف ایران کی نواسی ہے۔ بچی کا نام "عصمت وسیم خان" رکھا گیا ہے۔

احباب ان کی درازی عمر اور خادم دین ہونے کے لئے دعا کریں۔

درخواستِ دعا

مکرم شیخ لطیف الرحمن صاحب دار النصر غربی ربوہ۔ دل کے عارضے سے شدید بیمار ہیں اور فضلِ عمر ہسپتال ربوہ میں داخل ہیں۔

○ مکرم نور احمد صاحب ریٹائرڈ آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ اسلام آباد میں پیشاب کی تکلیف کی وجہ سے بیمار ہیں اور کمزوری بہت ہے۔

○ سید عبید اللہ شاہ صاحب آف فیکٹری ایریا ۳۱ جنوری ۹۳ء سے فالج کی وجہ سے بیمار ہیں اب ساتھ گردوں کی تکلیف بھی ہو گئی ہے فضلِ عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔

احباب ان کی کامل شفایابی کیلئے دعا کریں

سانحۂ ارتحال

○ مکرم محمد حفیظ نسیم صاحب مورخہ ۳ فروری ۹۳ء کو اچانک وفات پا گئے۔ اگلے روز مکرم قریشی محمود احمد صاحب صدر حلقہ سمن آباد لاہور نے جنازہ پڑھایا۔ احمدیہ قبرستان ماڈل ٹاؤن لاہور میں تدفین عمل میں آئی اور قبر تیار ہونے پر مکرم قریشی صاحب نے ہی دعا کرائی آپ مکرم محمد صدیق صاحب شاکر سیکرٹری وقف جدید لاہور کے چھوٹے بھائی تھے۔

○ مکرم سردار منور احمد ڈوگر صاحب ربوہ کے خسر مکرم غلام رسول صاحب آف کویت حال کینیڈا مورخہ ۱۱ فروری ۹۳ء اچانک حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے کینیڈا میں وفات پا گئے ہیں۔

احباب ان کی بلندی درجات کے لئے دعا کریں۔

ورکرز کی فوری ضرورت

۱۔ ایم ایس سی یا بی ایس سی الیکٹرونکس پارٹ ٹائم یا فل ٹائم۔
۲۔ الیکٹرونکس مکینک۔
۳۔ ویلڈرز۔ ۴۔ سپرے پینٹر

احباب خود ملیں

ڈش ماسٹر اقصیٰ روڈ ربوہ

فون دکان ۴۴ ۸۳۱
فون رہائش بشارت احمد خان ۴۸۷

زراعت کالم ـــــ سید ظہور احمد شاہ

زرعی آلات کی رعایتی قیمت پر فراہمی

حکومت پنجاب نے زمیندار اور کاشتکار بھائیوں کے لئے زرعی آلات پچاس فی صد رعایتی قیمت پر مہیا کرنے کا اعلان کیا ہے جس کے لئے درخواست اپنے ضلع کے ڈپٹی ڈائریکٹر توسیع زراعت کو دی جانی چاہیئے درخواست فارم بھی انہی دفاتر سے مل سکتے ہیں۔ درخواست صرف مجوزہ فارم پر ہی دی جا سکتی ہے۔ اور درخواست دینے کی آخری تاریخ ۲۰ فروری ۱۹۹۳ء ہے

بیلوں سے چلنے والے آلات حاصل کرنے کے لئے صرف ۲۵ ایکڑ تک زرعی اراضی کے مالکان یا مزارع درخواست دے سکتے ہیں۔ تصدیق شدہ نقل خسرہ گرداوری، ثبوت ملکیت درخواست کے ساتھ لگانا لازمی ہے۔

ٹریکٹر سے چلنے والے آلات کے لئے ثبوت ملکیت / خسرہ گرداوری کے علاوہ ٹریکٹر کی رجسٹریشن کی مصدقہ نقل لگانا بھی لازمی ہے۔

زرعی آلات کی تقسیم بذریعہ قرعہ اندازی ہوگی۔ قرعہ اندازی کے بعد جو کاشتکار ان آلات کے حصول کے حقدار قرار پائیں گے ان کو آلات مطلوبہ کی رقم بذریعہ بنک ڈرافٹ / پے آرڈر بنام ڈائریکٹر جنرل زراعت (توسیع و اڈیپٹیو ریسرچ) پنجاب لاہور جمع کروانی ہوگی۔ اور یہ بنک ڈرافٹ / پے آرڈر متعلقہ ڈپٹی ڈائریکٹر زراعت کو بوقت وصولی زرعی آلات حوالہ کرنا ہوگا

مندرجہ ذیل تصدیق شدہ کاغذات درخواست کے ساتھ مہیا کرنے ضروری ہونگے

۱۔ قومی شناختی کارڈ کی کاپی۔
۲۔ خسرہ گرداوری
۳۔ فرد ملکیت
۴۔ رجسٹریشن / ملکیت ٹریکٹر
۵۔ حلف نامہ

جو آلات نصف قیمت پر مہیا کئے جائیں گے ان میں مولڈ بورڈ پلاؤ، بار ہیرو اور رجر وغیرہ شامل ہیں۔

اس سکیم کے متعلق اگر کسی مزید اطلاع کی ضرورت ہو تو ہر ضلع کے ڈپٹی ڈائریکٹر زراعت (توسیع) سے حاصل کی جا سکتی ہے

"اس سال کو انسانیت کا سال بنائیں۔ جتنی طاقت ہے اس کے مطابق دنیا کو صحیح پیغام پہنچائیں۔"
(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : ۱۶ فروری۔ صبح سے ہلکے بادل ہیں۔ دھوپ بھی نکل رہی ہے۔

○ امور خارجہ کے وزیر مملکت مسٹر محمد صدیق خان کانجو نے قومی اسمبلی میں امریکی کمانڈوز کی آمد کے بارے میں بیان دیتے ہوئے کہا ہے کہ اسمبلی کو امریکی کمانڈوز کی آمد کے بارے میں بتانا ضروری نہیں تھا۔ انہوں نے بتایا کہ ان کی آمد کا مقصد پاک فوج کی جنگی صلاحیتوں کو بہتر بنانا تھا۔ وہ سپیشل سروسز گروپ کو پہاڑی علاقوں میں خصوصی کارروائی کی تربیت دیں گے۔ یہ مشقیں ۲۶ فروری سے شروع ہوں گی۔ انہوں نے کہا کہ امریکہ تعاون کر رہا ہے۔ اراکین اسمبلی اعتراض نہ کریں۔ ۶۰ کمانڈوز میں کوئی یہودی نہیں ہے۔

○ قومی اسمبلی کے سپیکر گوہر ایوب نے امریکی کمانڈوز کی آمد کا خود نوٹس لیا انہوں نے کہا کہ کسی امریکی کمانڈو کو جھاڑی میں گھسا دیکھ کر ہلاک کر دیا گیا تو تماشا بن جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ یہ نہایت اہم دفاعی معاملہ ہے۔

○ لاہور ہائی کورٹ کے چیف جسٹس مسٹر جسٹس محبوب احمد نے کہا ہے کہ صحافیوں کو ہر سچی بات بھی شائع نہیں کرنی چاہئے۔ بعض سچ ایسے ہیں جو ملک توڑ سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا "نہیں کہہ سکتا کہ صدارتی ریفرنس پیش کرنے کے لئے جج کے تقرر پر چیف جسٹس سے مشورہ ہوتا ہے یا نہیں۔ انہوں نے کہا کہ عدلیہ کی عزت اسی میں ہے کہ کسی کی ذات کی تشہیر نہ کی جائے"۔

○ وزیر اعظم نے کہا ہے کہ اب کوئی کسی پر ظلم نہیں کر سکے گا۔ ہاری خوفزدہ نہ ہوں۔ انہوں نے کچے کے علاقے میں ہاریوں کو اراضی کی الاٹمنٹ کے بارے میں بتایا کہ اراضی کی تقسیم مکمل ہونے تک میں سندھ کے دورے کرتا رہوں گا۔ بھوک اور افلاس کے خاتمے کیلئے جان بھی قربان کر دوں گا۔

○ قومی اسمبلی کے سپیکر اور وزراء میں اس وقت اختلاف پیدا ہو گیا جب سپیکر نے وزیر داخلہ کی عدم موجودگی میں پارلیمانی سیکرٹری کو جواب دینے سے روک دیا۔ وزیر مملکت سید جاوید ہاشمی نے کہا کہ ہمارے ہاں یہ روایت نہیں ہے آپ سوچ سمجھ کر رولنگ دیا کریں۔ سپیکر نے کہا کہ پارلیمانی سیکرٹری اراکین کو مطمئن نہیں کر سکتے اپوزیشن کے مسٹر افتخار گیلانی نے کہا کہ سپیکر کی رولنگ درست ہے آخر کار سپیکر نے کہا کہ میرے چیمبر میں آکر بات نبٹائی جائے۔

○ پاکستان میں مقیم غیر قانونی تارکین وطن کے لئے سزائے قید ۵ سال سے بڑھا کر ۱۰ سال کر دی جائے گی۔

○ سپاہ صحابہ کے مولانا اعظم طارق نے کہا ہے کہ ہم اپنے کارکنوں کی رہائی کے لئے "جیل بھرو" تحریک شروع کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ اسمبلیاں توڑنے کے لئے صدر کے صوابدیدی اختیارات ختم کرنے کی کوئی تحریک پیش ہوئی تو اس کی حمایت کریں گے۔

○ اپوزیشن کے مسٹر افتخار گیلانی نے کہا ہے کہ اپوزیشن اور حکومت کے درمیان ورکنگ ریلیشن شپ کا جو مثبت دور شروع ہوا ہے۔ اس کے پیش نظر اس امکان کو مسترد نہیں کیا جا سکتا کہ آئندہ صدارتی امیدوار حکومت اور اپوزیشن کا مشترکہ ہو۔

○ پنجاب اسمبلی کو بتایا گیا ہے کہ پنجاب حکومت نے ۸۳ افسروں اور ان کے اعزہ کو سرکاری طور پر علاج کے لئے بیرون ملک بھیجا اس پر ۲۹ کروڑ ۸۵ لاکھ روپے کے اخراجات ہوئے۔

○ وزیر اعظم نے دریائے سندھ میں ماہی گیری کا ٹھیکیداری نظام ختم کرنے کا اعلان کر دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں کسی وڈیرے کو کسی ہاری کے حقوق پر ڈاکہ ڈالنے کی اجازت نہیں دوں گا۔

○ نیشنل پیپلز پارٹی کے سربراہ مسٹر غلام مصطفےٰ جتوئی نے کہا ہے کہ ہاریوں میں زمین تقسیم کر کے حکمران بھٹو نہیں بن سکتے۔

○ امریکی سفیر نے مشورہ دیا ہے کہ بھارت بڑا ملک ہے۔ پاکستان کو اس سے اچھے تعلقات رکھنے چاہئیں انہوں نے کہا کہ مسئلہ افغانستان کا واحد حل عام انتخابات ہیں جن کے نتائج کو سب تسلیم کریں۔

○ سابق وزیر خارجہ مسٹر آغا شاہی نے کہا ہے کہ امریکی کمانڈوز کی آمد اتنا دھماکہ خیز معاملہ ہے کہ اسے ریکارڈ پر نہیں لانا چاہتا۔ سابق وائس چیف آف آرمی سٹاف جنرل کے ایم عارف نے کہا کہ اس معاملے پر میں کچھ نہیں کہنا چاہتا۔

○ سعودی عرب میں منشیات کے کاروبار میں ملوث ہونے پر ۳۸ پاکستانیوں کے سر قلم کئے جا چکے ہیں۔ جنوری سے اب تک ان الزامات میں ۱۰۸ پاکستانی گرفتار ہو چکے ہیں۔

ماڈرن ایجوکیشن سکول

عقب فضل عمر ہسپتال

نرسری کلاسز کا داخلہ جاری ہے

گورنمنٹ سے باضابطہ منظور شدہ۔ فون نمبر ۶۱۰

HOMEO COURSES ہومیو پیتھک کورسز

INTERNATIONAL NAME	قیمت	اردو نام
ASTHMA COURSE	۶۵/-	دمہ کورس
BODY BUILDING COURSE	۱۰۰/-	باڈی بلڈنگ کورس
DIABETES COURSE	۸۰/-	شوگر کورس
DWARFISHNESS COURSE	۱۰۰/-	چھوٹا قد کورس
EYESIGHT COURSE	۸۵/-	کمزوری نظر کورس
HYPERTENTION COURSE	۱۸۰/-	ہائی بلڈ پریشر کورس
KIDNEY STONE COURSE	۱۸۵/-	پتھری گردہ کورس
LEUCODERMA COURSE	۱۰۰/-	پھلبہری کورس
MYOPIA COURSE	۸۵/-	کمزوری نظر دور کورس
OBESITY COURSE	۱۰۰/-	موٹاپا کورس
PILES COURSE	۴۵/-	بواسیر کورس
STERILITY COURSE	۱۰۰/-	بانجھ پن کورس
T. B. COURSE	۵۰/-	تپدق کورس

ان کے علاوہ ۷۶ کیوریٹو ہومیو پیتھک کورسز کا رسالہ ۲ روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر براہ راست منگوا سکتے ہیں

سٹاکسٹ:۔ **کراچی صدر:** صدر میڈیکل سٹور بالمقابل ایمپریس مارکیٹ۔ **کنری:** بلال میڈیکل سٹور۔ **ملتان:** ہومیو ڈاکٹر الطاف حسین۔ صدر بازار۔ **فیصل آباد:** کریم میڈیکل ہال گول امین پور بازار۔ **لاہور:** شیراز میڈیکل سٹور بوہڑ والا چوک، کیوریٹو سٹور۔ اچھرہ شاپنگ سنٹر بالمقابل پوسٹ آفس۔ **گوجرانوالہ:** حافظ ہومیو پیتھک سٹور سیالکوٹ روڈ اڈو، بہ ہیڈ برج۔ **سیالکوٹ:** ڈان ڈرگ ہاؤس۔ ریلوے روڈ۔ **منڈی بہاؤالدین:** اسراری دواخانہ کمیٹی بازار۔ **حویلیاں:** ہومیو ڈاکٹر عبدالرشید تسلیم ڈاکخانہ روڈ حویلیاں۔ **واہ کینٹ:** طیب ہومیو پیتھک کلینک۔ انوار چوک۔ **بہاولپور:** طارق ہومیو میڈیسن کمپنی شاہدرہ بہاولپور۔ **میاں چنوں:** محمد رفیق ہومیو سٹور نشتر روڈ۔ **کوئٹہ:** ہومیو ڈاکٹر منیر الحسن۔ غلام نبی روڈ۔ **پشاور:** الشفاء ہومیو سٹور سکندر پورہ۔ شعیب کارپوریشن کیمسٹ ہسپتال روڈ۔ **شیخوپورہ:** لاثانی میڈیکل سٹور سرگودھا روڈ۔ **ساہیوال:** خان ہومیو کلینک۔ نزد ڈی بی ہسپتال۔ **راولپنڈی:** جرمن ہومیو لیبارٹریز۔ بوہڑ بازار۔ **گجرات:** شاھیل ہومیو پیتھک سٹور۔ فیصل گیٹ۔ **حیدر آباد:** روبی میڈیکل سٹور۔ چھوٹی گھٹی۔

کیوریٹو میڈیسن کمپنی (ڈاکٹر راجہ ہومیو) رجسٹرڈ۔ ربوہ پاکستان فون ۶۷۱ / ۶۰۶

پتہ